Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ ذوالقعدہ ۱۳۹۸ھ ۱۴ اخاء ۱۳۵۷ہش ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۴

پانچ ماہ تک انگلستان اور یورپ کے دیگر مختلف ممالک کے نہایت کامیاب اور بابرکت تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ پہلا نہایت ایمان افروز خطبہ جمعہ

لنڈن میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی اور عیسائی دنیا کے کروڑہا اشخاص تک مؤثر رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایمان افروز تذکرہ

ربوہ ۱۳ اخاء ۱۳۵۷ہش (۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء) آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ ماہ کی طویل مدت تک ملک سے باہر رہنے اور تبلیغی و تربیتی دورے کے بعد (جس میں حضور نے انگلستان میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت کے علاوہ یورپ کے مختلف ممالک کا نہایت کامیاب اور بابرکت تبلیغی و تربیتی دورہ بھی فرمایا) یہاں پر پہلی مرتبہ جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر کم و بیش ایک گھنٹہ تک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ جب مسجد میں تشریف لائے تو مکرم ممتاز حسین صاحب امتیاز نے دوسری اذان دی جس کے بعد حضور نے خطبہ شروع فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کے اس مبارک سفر کو نہایت مؤثر رنگ میں تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنایا اور اس کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے کروڑہا انسانوں اور بالخصوص اہلِ یورپ تک اسلام کی جامع اور حسین تعلیم کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں انگلستان میں منعقد ہونے والی اس اہم بین الاقوامی کانفرنس کا خاص طور پر ذکر فرمایا جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے موضوع پر منعقد ہوئی اور جس نے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل اور کھلبلی مچا دی ہے۔ آخر میں حضور نے احبابِ جماعت کو ان کی نہایت اہم اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ہمیں بڑے کٹھن حالات میں سے گذرنا پڑے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ہم سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ ضرور کریں تاکہ جو باقی کمی رہ جائے اسے اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہاء فضلوں سے دور کر کے خود دنیا میں غلبۂ اسلام کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے دنیا کیلئے اور بالخصوص اپنے ملک کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی بھی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسے استحکام عطا فرمائے اور اخوت اور بھائی چارہ کا وہ حسین معاشرہ یہاں بھی پیدا ہو جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اپنے عہدِ خلافت میں سب سے لمبے عرصہ تک مرکز سے غیر حاضر رہنے کے بعد میں آج آپ کے درمیان کھڑا یہ خطبہ جمعہ دے رہا ہوں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے سفر کے دوران ہم پر بھی بڑے فضل کئے اور یہاں پر بھی اپنے فضل کا سایہ رکھا جس کی وجہ سے میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے اپنے اس تبلیغی و تربیتی سفر کے آخری ماہ میں انتوں کی تکلیف کی وجہ سے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر فرمایا اور پھر بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی حد تک آرام ہے جو تکلیف آئی تھی وہ اس کے فضل کے ساتھ گذر گئی۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی اور کام والی زندگی عطا فرمائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے یورپ کے اس تبلیغی دورہ کا ایک حصہ انگلستان میں منعقد ہونے والی اس اہم بین الاقوامی کانفرنس سے تعلق رکھتا ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے موضوع پر ۲، ۳، ۴ جون ۱۹۷۸ء کو (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع یہ ہے کہ شدید سر درد کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

اللہ تعالیٰ نے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مکرم ڈاکٹر سید تاثیر احمد صاحب کو اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ (بنت حضرت مصلح موعودؓ) اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کا نواسہ ہے اور محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، اسے خادمِ دین اور والدین اور دیگر تمام عزیز و اقارب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عزیزم مرزا منیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کیلئے دعائے خاص کی تحریک

(حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیزم مرزا منیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) آجکل پھر بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ تیسری بار ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ بہت ہے۔

میں جملہ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ خاص توجہ، التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے عزیز منیر احمد کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت اور خیر و برکت کے ساتھ انہیں درازیٔ عمر عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۱۴ اخاء ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ کے نمونہ کو کبھی فراموش نہ کرنے کی قرآنی ہدایت

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر آپؐ کے صحابہؓ کی زندگیوں میں ایسا عظیم الشان انقلاب آیا کہ وہ زمین پر رہتے ہوئے عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگے۔ وہ تمام برائیاں جن میں وہ ظہورِ اسلام سے قبل قومی رسم و رواج اور برامر لادینی اور مشرکانہ ثقافت کے زیرِ اثر ملوّث تھے دیکھتے ہی دیکھتے اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں بدل گئیں۔

ان کی زندگیوں میں یہ انقلاب اس لئے رونما ہوا کہ وہ دنیا سے دل برداشتہ اور منقطع ہو کر ہمہ تن خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں محو ہو گئے تھے اور انہوں نے صحیح معنوں میں اپنی مرضی اور خواہش کو چھوڑ کر خدا کی رضا کو مقدم کر لیا تھا۔ ہر دم، ہر لحظہ اور ہر آن انہیں ایک ہی فکر تھی اور وہ یہ کہ ان کا خدا اُن سے راضی ہو جائے۔

رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنانے کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے خدا اور رسولؐ کی اطاعت کو لازم پکڑ کر خدمت و فدائیت کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا اور دین کی راہ میں تکالیف و مصائب جھیلنے اور پھر اسلام کی سربلندی کے لئے مال اور جان کی قربانیاں پیش کرنے میں اس صبر و استقلال، دلیری و شجاعت اور پامردی و بے جگری کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں اس کی کوئی اور مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ سب کچھ اس لئے ممکن ہوا کہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا فضل ہر دم اور ہر آن ان کے شاملِ حال تھا۔ ان پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ خدا اور اس کے دین کی راہ میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی انہیں مصیبت معلوم نہ ہوتی تھی اور وہ ہنسی خوشی ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت جھیلتے چلے جاتے تھے حتّٰی کہ جب اپنے اموال اور اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کا وقت آیا تو وہ اس راہ میں اپنے مال لٹانے اور جانیں نچھاور کرنے میں ذرا بھی تو نہیں ہچکچاتے۔ وہ بے دریغ اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کرتے ہی چلے گئے اور مسلسل اُس وقت تک کرتے چلے گئے جب تک کہ خدا کا دین غالب نہ آ گیا اور مذہب کے نام پر ظلم کا کلّی طور پر استیصال نہ ہو گیا۔

اُن کے اِس عدیم النظیر نمونہ کی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں تعریف فرمائی چنانچہ انہوں نے دین کی راہ میں جس بشاشت سے سختیاں جھیلیں اور مصیبتیں برداشت کیں اور اطاعت سے کسی حال میں بھی منہ نہیں موڑا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(التوبہ آیت ۱۱۷)

ترجمہ:۔ اللہ نے نبی اور مہاجرین پر بڑا فضل کیا ہے (یعنی ان لوگوں پر) جنہوں نے اس (نبیؐ) کی تکلیف کی گھڑی میں جبکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل کسی قدر شک میں پڑ گئے تھے اتباع کی۔ پھر اُس نے ان (کمزوروں) پر بھی فضل کر دیا۔ وہ ان (مومنوں) سے یقیناً محبت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور پھر وقت آنے پر انہوں نے جس بے جگری سے اپنے مال اور اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کر دکھائیں اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اُس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا (یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے) اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس انتظار میں ہیں کہ وہ بھی اپنی جانیں قربان کر دکھائیں) اور انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خدمت و فدائیت اور کمال درجہ اطاعت کے انتہائی اعلیٰ نمونہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں انہیں ان کی مراد عطا کر کے ان کے فائز المرام ہونے کا اعلان فرمایا۔ خدمت و فدائیت اور کمال درجہ اطاعت سے ان کا ایک ہی مدعا اور مقصد تھا اور وہ یہ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور یہ کہ انہیں ہمیشہ ہی اُس کی رضا حاصل رہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مراد یابی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اس نے ان کے لئے ایسی جنّتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

انہیں اپنی خاص رضا سے سرفراز فرمانے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک اور عظیم الشان احسان فرمایا اور وہ یہ کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ خاص دلداری کا سلوک کرنے کا حکم دیا اور اس طرح آنحضورؐ کی وساطت سے اُمّت کے افراد کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ وہ قیامت تک صحابہؓ کے خدمت و فدائیت کے نمونہ کو فراموش نہ ہونے دیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

(الکہف آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو اپنے رب کو اس کی خوشنودی چاہتے ہوئے صبح و شام پکارتے ہیں اور تیری نظریں ان کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں (اور اگر تو ایسا کرے گا تو) تو ورلی زندگی کی زینت چاہے گا اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہو اور اس نے اپنی گری ہوئی خواہش کی پیروی اختیار کی ہو اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہو اس کی فرمانبرداری مت کر۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

"خوش آمدی نیک آمدی"

اے فاتحِ دورِ رواں　　دینِ متیں کے پاسباں
اے مہرباں اے جانِ جاں　　اے رحمتِ حق کے نشاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ہیں دیدہ و دل فرشِ راہ　　جس رہ پہ تیری جلوہ گاہ
خوشیوں کا عالم بے پناہ　　ہے ذرّہ ذرّہ نغمہ خواں
"خوش آمدی نیک آمدی"

اے جانِ لندن کانفرنس　　اے شانِ لندن کانفرنس
بُرہانِ لندن کانفرنس　　اعجاز تھا تیرا بیاں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ربوہ کا شہرِ دلکشا　　پھر تیرے آنے سے ہُوا
رشکِ بہارِ جانفزا　　شبّیر ہے یُوں نغمہ خواں
"خوش آمدی نیک آمدی"

(شبیر احمد واقفِ زندگی تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی عبد المنّان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ"

اے رسول! تو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

یہ امر سب پر واضح اور عیاں اور روشن ہے کہ عشق روحانی کے مقابلہ میں عشق مجازی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور عشق و محبت ہمیشہ حسن و احسان سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس اپنے بے پایاں حسن اور بے شمار احسانات کے لحاظ سے حقیقی عشق و محبت کی مرجع ہے۔ مظہر الوہیت اتم سیدنا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کریم سے فیضان و برکات پا کر حسن و احسان میں کمال تام رکھتے ہیں اور آپ کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے بڑھ کر اور اعلیٰ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے انتہا حسن و احسانات کی معرفت حاصل کی اور حضرت اقدسؑ اپنے آقا و مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عاشق و برگزیدہ ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا:-

"ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ"

کہ یہ شخص اس زمانہ میں سب سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔

عربی زبان کا یہ مشہور مقولہ ہے:-

"مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَہٗ"

کہ جس کے ساتھ محبت ہو انسان بار بار اس کا ذکر کیا کرتا ہے۔

سو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام منظوم کلام اور نثر عربی فارسی اور اردو میں اور اپنے ملفوظات میں اپنے آقائے نامدار فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا ذکر اس کثرت سے کرتے ہیں اور اس عاشقانہ اور والہانہ انداز میں کرتے ہیں کہ سننے والے اور پڑھنے والے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا؟ جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا کا عشق شیر مادر کے ساتھ پلایا گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ دیکھئے حضور اقدسؑ کس عاشقانہ رنگ میں فرماتے ہیں:-

؎ "بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم"

کہ خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں مخمور ہوں اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ میرے جسم کا ہر تار و پود ان کے عشق کا گیت گا رہا ہے۔ میرا دل و دماغ اس دلستان کی محبت سے پُر ہے۔

فرمایا:-

"اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا یَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ
یُدْرٰی بِذِكْرِكَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ"

(منن الرحمان)

کہ اے میرے پیارے آقا میں بے شک مر جاؤں گا مگر تیری محبت میرے دل سے کبھی نہ مٹے گی۔ میری قبر سے بھی ہمیشہ تیرے عشق و محبت کی صدائیں بلند ہوتی رہیں گی جس سے ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہی وہ شخص ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کے عشق و محبت میں فنا تھا۔

حضور اقدس علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:-

؎ "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے"
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

فرمایا:- ؎

"زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم"

یعنی محمد رسول اللہ اپنے دلبر اللہ تعالیٰ میں اس طرح محو ہو گئے کہ کمال اتحاد و محبت کی وجہ سے آپ کی صورت بالکل رب رحیم کی صورت بن گئی۔

؎ "بوئے محبوب حقیقی مید مد زاں روئے پاک
ذات حقانی صفاتش مظہر ذات قدیم"

کہ آپ کے روئے پاک سے محبوب حقیقی کی مہک آتی ہے آپ کی ذات اقدس حقانی ذات قدیم یعنی اللہ تعالیٰ کا کامل مظہر بن گئی۔

فرمایا:- ؎ "ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے"

یہ ایک یقینی اور واقعی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا ہے جو معشوقیت اور محبوبیت کا متقاضی ہے اور اپنے مسیح پاک علیہ السلام کا نام احمدؑ رکھا۔ حضور کو الہاماً فرمایا:-

"یَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ۔ كُلُّ بَرَكَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ"

اور نام احمد عاشقیت اور بے پناہ محبت کو چاہتا ہے گویا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام احمد رکھ کر اس بات کی گواہی دی کہ حضرت احمد علیہ السلام ہی سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت رکھتے ہیں۔

پس وہ بڑی عظیم الشان اور برکت والی ذات ہے جس نے سیکھا اور جس نے سکھایا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ اس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف عاشقانہ اور والہانہ رنگ میں اپنی کتب اور ملفوظات میں کرتے ہیں کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضور اقدسؑ فرماتے ہیں:- ؎

"تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِیَّۃٍ
خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانٖ"

یعنی ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ میں مکمل طور پر موجود ہیں اور ہر زمانے کی نعمت آپؐ پر ختم ہے۔

؎ "یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاھِفًا
وَالْقَوْمُ بِالْاِكْفَارِ قَدْ آذَانِیْ"

اے میرے پیارے آقا میں مظلوم فریادی تیرے دروازہ پر آیا ہوں اور قوم نے مجھے کافر کہہ کر بڑا دکھ دیا ہے۔

؎ "اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّتَحَنُّنٍ
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ"

اے میرے آقا مجھ عاجز پر رحمت و شفقت کی نظر فرما اے میرے آقا میں تیرا حقیر ترین غلام ہوں۔

؎ "یَا حِبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً
فِیْ مُھْجَتِیْ وَمَدَارِكِیْ وَجَنَانِیْ"

اے میرے محبوب تیری محبت میرے خون میری جان میرے حواس اور میرے دل میں رچ چکی ہے۔

؎ "جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
یَا لَیْتَ كَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ"

میرا جسم بلند شوق و محبت کی وجہ تیری طرف اڑا جاتا ہے اے کاش مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک سچے عاشق میں جس قدر عشق و محبت کی علامات کسی میں ہونی چاہئیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی تھیں۔ ایک عاشق اپنے محبوب و معشوق کے لئے جان مال عزت اولاد و جذبات سب کچھ قربان کر دیتا ہے چنانچہ حضرت اقدسؑ اپنے آقا کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اگر تیرے کوچے میں عاشقوں کے سر
اتارے جائیں تو وہ پہلا شخص میں ہوں گا جو
تیرے عشق کا نعرہ مارے گا تاکہ میرا سر تیری راہ
میں قربان ہو جائے۔

فرمایا :- "تو جان ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جان محمدؐ"

میرے آقا تو نے اپنے عشق سے میری جان
روشن و منور کر دی ہے میری جان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی جان پر فدا ہے۔

ہر ایک کو معلوم ہے کہ عاشق اپنے
محبوب و معشوق کے لئے بے حد غیرت
رکھتا ہے اور پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے
برا بھلا کہے یا اسے کوئی گزند پہنچائے۔
چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے
آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں
سب و شتم پر اپنی کتاب "پیغام صلح" کے
ذریعہ اعلان فرماتے ہیں :-

"ہم شورہ زمین کے سانپوں
اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے
صلح کر سکتے ہیں لیکن ان
لوگوں سے ہم صلح نہیں کر
سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ
پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں
باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک
حملے کرتے ہیں۔"

ایک بار لاہور اسٹیشن پر لیکھرام
پنڈت نے آپؑ کو سلام کیا آپ نے غیرت
سے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا: یہ ہمارے
آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے
یہ ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کامل محبت
کامل اطاعت کو چاہتی ہے اور کامل اطاعت
سے کامل محبت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل
محبت اور کامل اطاعت کے نتیجہ میں
مشرف بمکالمہ مخاطبہ اور "مسیح موعود" اور
"مہدی معہود" جیسے بلند ترین عالی مقام
سے سرفراز فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا
اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو
اگر تمام پہاڑوں کے برابر میرے
اعمال ہوتے تو بھی میں ہرگز
یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا"
(تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب
حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اور اپنے پیارے مسیح پاک علیہ السلام کا کامل
عشق اور محبت عطا کرے اور کامل اطاعت و
فرمانبرداری کی توفیق بخشے اور ہم سے راضی ہو۔

○

٭ قرآن کریم و احادیث میں بیان کردہ
الٰہی ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ
ہمیں اس مثبت اقدام کی توفیق دے کہ
جو اس کی منشاء کے مطابق ہو اور
ہمیں اس کی رضا حاصل ہو جائے۔

(قیادت ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کی مورخہ ۳۰ اگست کو غسل خانہ میں پھسل کر گرنے کی وجہ سے بائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے مشورہ سے انہیں ہم خیبر میڈیکل ہسپتال میں لے آئے۔ یہاں ہیڈ آف دی آرتھوپیڈک ڈیپارٹمنٹ (ORTHOPAEDIC DEPAT:-) مکرم ڈاکٹر پروفیسر منظور احمد خان صاحب نے معائنہ کیا اور بوجہ شوگر وغیرہ پلاسٹر کر دیا۔ پلاسٹر کے بعد ہم ان کو ۵ر اکتوبر کو بحفاظت واپس گھر لے آئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب موصوف کا علاج جاری ہے۔

احباب جماعت موصوفہ کے لئے درد دل سے صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) غلام حیدر ۲۲/۳ دار البرکات ربوہ

بی/۳۵ سول کوارٹرز مال کوہاٹ روڈ۔ پشاور چھاؤنی

مکرم مولوی محمد شریف صاحب آف کرونڈی (جن کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہے) کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔

احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ مقیم کرونڈی)

○

کفالت یتیم اور ہماری ذمہ داریاں

یتامیٰ اپنے والدین کے سایہ سے
محروم ہو کر بجا طور پر یہ حق رکھتے ہیں
کہ والدین جیسا پیار انہیں میسر رہے
جو ان کی صحیح پرورش اور نشوونما میں
مددگار ثابت ہوگا۔ اور اس طرح انہیں
والدین کی عدم موجودگی کا احساس بھی
نہ ہو سکے۔

موت یقینی ہوتی ہے۔ کُلُّ
نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر
ذی روح نے اس دنیا سے گزرنا ہی
ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت حادثات کے
باعث رونما ہوتی ہے اور کبھی اجل
مقدر دروازوں پر دستک دیا کرتی
ہے اور خدا سے سچا تعلق رکھنے والے
مواقع پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ پڑھ کر صبر کر لیا کرتے ہیں۔

صحت مند معاشرہ کا تقاضا یہ
ہے کہ ایسے تمام بچے اور بچیاں جو بے
سہارا رہ جائیں۔ افراد اور معاشرہ
کے تمام افراد ان یتامیٰ کا فی الفور
سہارا بن جائیں تا ایک طرف یتامیٰ
اپنے آپ کو بے سہارا نہ سمجھ کر اپنی زندگی کو
گزارنے کے لئے ایسے حالات سے دو
چار نہ ہوں جن کے باعث ان کے
عادات اور خصائل معاشرہ کو تباہ کرنے
والے بن جائیں تو دوسری طرف انسانی
اقدار کی بے قدری نہ ہو اور انسانیت
سے ظلم روا رکھا رائج نہ ہو جائے۔

ایسا ممکن ہے کہ بعض ناگزیر
حالات میں حق و صداقت کے قیام
کے لئے قوم کے بعض مجاہدوں کو جانی
قربانیاں دینی پڑ جائیں اور قومی زندگی
کے لئے ایسا ضروری ہوتا ہے جیسا کہ
انبیاء علیہم السلام کے زمانوں میں
حق و باطل کے درمیان جنگوں میں
ایسا ہوتا رہا ہے۔ نتیجۃً بعض بچے
اور بچیاں یتیم بن جاتے ہیں اور
بعض عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ اگر
قوم اور جماعت ان کی پرسان حال
نہ ہوگی تو یقیناً قوم اور جماعت کا
ہر فرد اپنی جان کی قربانی پیش کرنے
سے ہچکچانے لگے گا۔ ایسی صورت قوم
اور جماعت کو ناقابل تلافی نقصان سے
دوچار ہو جانا پڑے گا۔

دنیا میں پر امن زندگی گزارنے
کے لئے جب تک معاشرہ کے تمام افراد
ایک دوسرے کے حقوق تسلیم نہ کریں
اور ان کی ادائیگی میں پُر خلوص نہ ہوں۔ امن
میں خلل واقع ہوگا۔ امن نہ ہونے کی صورت
میں معاشرہ کا ہر فرد متاثر ہوئے بغیر نہ
رہے گا اور یقیناً یہ بے چین ہو جائے گا۔ کاروبار
بھی متاثر ہوگا۔ اور اسی طرح ملکی اقتصادی
حالت بھی اثر قبول کئے بغیر نہ رہ سکے گی
جس کا نتیجہ تباہی و بربادی اور زوال ہوگا۔

یہ صورت حال تقاضا کرتی ہے
کہ معاشرہ کے ہم سب افراد اس بارہ
میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں یعنی
یتامیٰ کی پرورش۔ دینی ماحول میں ان
کی نشوونما۔ ان کی اخلاقی اقدار کا اجاگر
کرنا۔ تعلیم و تربیت ایسے اہم امور میں
دلچسپی لینا اور ان بے سہارا وجودوں
کو ایسے رنگ میں کارآمد بنانا
کہ وہ خود بھی مفید وجود بنیں اور اپنے
ماحول، شہر اور ملک کے لئے بھی مفید
بنیں اور خادم خلق ثابت ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
متبعین کو اس بارہ میں ان الفاظ میں
توجہ دلائی کہ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ
فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ۔ کہ جنت میں میں
اور یتیم کی کفالت کرنے والا ان دو
انگلیوں کی طرح ایک دوسرے کے قریب
ہوں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دست مبارک کی دو انگلیوں کو
اٹھا کر جو ایک دوسری کے قریب تھیں
لوگوں کو دکھائیں) اور اشارہ فرمایا کہ
کفالت یتیم اتنا متبرک اور خدا کو
اتنا پیارا فعل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس
کی جزا میں اپنی جنت کا اس کو
وارث کرے گا اور مجھے اس کے رسول
کو وہ اتنا محبوب ہے کہ میں ایسے شخص
کو اپنے قریب کرنا پسند کروں گا۔ آپ
نے اپنے ان کلمات طیبات میں کمال
پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ حق
یہی ہے کہ اس فعل کے بہت دور رس
نتائج ہیں۔ خدمت خلق کی یہ روح
مختلف النوع قربانیوں کو چاہتی ہے
اور مسلسل مجاہدہ بھی۔ خلوص، نیک نیتی
اور ایثار ایسے شخص کو مستحق انعام
بنا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کہ ہمارا کسی
شعبہ زندگی سے تعلق ہو، یتامیٰ کی دیکھ
بھال کے بارہ میں اہمیت کو سمجھنے کی
توفیق دے اور پر خلوص مجاہدانہ مساعی
کے عمل میں لانے سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۸ء

(۴)

۲۰۱- مکرم عنایت اللہ خاں صاحب آف امریکہ بذریعہ اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ		۱۵۰-۰۰
۲۰۲- " فقیر محمد صاحب ایجنسی ہسپتال گلگت		۱۰-۰۰
۲۰۳- " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ساہیوال		۱۱۵-۰۰
۲۰۴- " " " دارالصدر جنوبی ربوہ		۱۰-۰۰
۲۰۵- " سید منور حسین شاہ صاحب بہاول نگر		۵۰-۰۰
۲۰۶- " آر مہر ہاشمی صاحب کینیڈا		۱۰۰-۰۰
۲۰۷- مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب امریکہ بذریعہ ملک سیف الرحمٰن صاحب		۵۰-۰۰
۲۰۸- مکرم بشارت احمد صاحب بذریعہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ		۲۴۰-۰۰
۲۰۹- " محمد منیر اختر و بیگم صاحبہ ربوہ		۲۵-۰۰
۲۱۰- " حفیظ الرحمٰن صاحب ناظم آباد کراچی منجانب سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ خود (فدیہ رمضان)		۱۴۰-۰۰
۲۱۱- " چوہدری فضل احمد صاحب چک ۷/۱۴-L ساہیوال		۱۰-۰۰
۲۱۲- " غلام محمد صاحب وسن کے ضلع سیالکوٹ	"	۲۰-۰۰
۲۱۳- " مستری نذیر احمد صاحب	" "	۱۰-۰۰
۲۱۴- " شیخ انوار رسول صاحب	کراچی	۲۸-۰۰
۲۱۵- مکرمہ بدر النساء خانم صاحبہ	"	۲۲-۰۰
۲۱۶- مکرم سید رشید طارق صاحب	"	۴۰-۰۰
۲۱۷- " شیخ افتخار رسول صاحب	"	۹۰-۰۰
۲۱۸- " ملک خداداد خان صاحب	"	۴۰-۰۰
۲۱۹- مکرمہ امۃ الباری صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۲۲۰- " مجیدہ بیگم صاحبہ شاہنواز	"	۱۰۰-۰۰
۲۲۱- مکرم چوہدری رشید احمد صاحب	"	۵۰-۰۰
۲۲۲- " شیخ جاوید اقبال صاحب	"	۲۰۰-۰۰
۲۲۳- " منیر احمد خان صاحب	"	۱۲-۰۰
۲۲۴- " محمد شفیع صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۲۵- مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۲۲۶- " زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۵-۰۰
۲۲۷- مکرم کیپٹن مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم	"	۱۰-۰۰
۲۲۸- مکرمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ محمد علی صاحب	"	۶-۰۰
۲۲۹- " نواب بیگم شفیع صاحب	"	۲۱-۰۰
۲۳۰- مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۲۳۱- " چوہدری منصور احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۳۲- " محمد شفیع صاحب نجیب آبادی	"	۱۱-۰۰
۲۳۳- " ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۵۵-۰۰
۲۳۴- مکرمہ امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	"	۳۶۰-۰۰
۲۳۵- مکرم پرویز احمد صاحب منہاس	"	۲۰-۰۰
۲۳۶- " شیخ طاہر احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۳۷- " کیپٹن ڈاکٹر محمد انور صاحب	"	۱۴-۰۰
۲۳۸- " ملک مظفر احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۲۳۹- مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۵۰-۰۰
۲۴۰- مکرم شیخ فیض قادر صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۲۴۱- مکرمہ انور بیگم صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۲۴۲- مکرم حاجی غلام رسول صاحب	"	۱۰۰-۰۰

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اس آیت میں فی الاصل مسلمانوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے نمونہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اسے کسی وقت بھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ مراد یہ کہ وہ ان کے نقشِ قدم پر چل کر خدمت و فدائیت اور کمال درجہ اطاعت کا وہی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کریں جو انہوں نے پیش کیا تھا۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ صحابہؓ کی طرح وہ بھی ورلی زندگی کی زینت کے خواہاں نہ ہوں بلکہ دنیا سے اپنا تعلق منقطع کر کے ہمہ تن خدا ہی کے ہو جائیں، اس کی یاد اور اُس کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں بلکہ اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو اپنا مطمحِ نظر بنائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ بھی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے مصداق قرار پائیں گے بصورتِ دیگر وہ نفسانی خواہشات کی غلامی اختیار کر کے اطاعت الٰہی سے نکلنے والے شمار ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی نہیں اس کی ناراضگی وہ مول لیں گے اور ناکامی و نامرادی کے سوا اور کچھ ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔

اس آیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام کی رفعت و شان کا پتہ چلتا ہے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور خدمت و فدائیت اور کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرنے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ خود اپنی زندگیوں کو اُن کے نمونہ کے مطابق ڈھالے بغیر غلبۂ اسلام کے خواب دیکھنا اور عظمتِ رفتہ کے حصول کی آرزو کرنا محض عبث ہے۔

۲۴۳- مکرم شکر اللہ صاحب	کراچی	۱۰-۰۰
۲۴۴- " مختار احمد فاروقی صاحب	"	۲۵-۰۰
۲۴۵- " ملک خداداد خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۴۶- " قریشی محمد مسعود احمد صاحب	"	۳۰-۰۰
۲۴۷- مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب PIA	"	۵۰-۰۰
۲۴۸- مکرم شیخ شریف احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۲۴۹- " سید رفیع ارتضیٰ علی صاحب	"	۵۰-۰۰
۲۵۰- مکرمہ طاہرہ سلیم صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۲۵۱- " بشریٰ محمود صاحبہ	"	۲۰-۰۰
۲۵۲- " سکینہ بیگم صاحبہ	"	۳۰-۰۰
۲۵۳- مکرم ملک خالق داد خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۲۵۴- لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ		۸۰۸-۰۰
۲۵۵- مکرم چوہدری منشاء اللہ صاحب کرتو		۴۰-۰۰
۲۵۶- " احمد اللہ صاحب چک 55/2-L	اوکاڑہ	۲۰-۰۰
۲۵۷- " محمد علیم صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ		۳۲-۰۰
۲۵۸- " سہیل احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۳۵-۰۰
۲۵۹- " چوہدری غلام احمد صاحب	" "	۲۵-۰۰
۲۶۰- " عطاء ربی صاحب جماعت احمدیہ ڈھاکے		۳۷-۰۰
۲۶۱- " شیخ ناصر احمد صاحب	اوکاڑہ	۱۵-۰۰
۲۶۲- " " بشیر احمد صاحب	"	۲۵-۰۰
۲۶۳- ورائٹی سنٹر	"	۱۰۰-۰۰
۲۶۴- مکرمہ نصیرہ اقبال صاحبہ معرفت کرنل جی ایم اقبال گلبرگ لاہور		۱۰۰-۰۰
۲۶۵- " قانتہ صالحہ صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۰۰-۰۰
۲۶۶- مکرم شیخ فیروز الدین صاحب	اوکاڑہ	۱۰-۰۰
۲۶۷- " فضل محمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۲۶۸- " فاضل محمود صاحب	"	۳۰-۰۰
۲۶۹- " ڈاکٹر ایم ایچ نوری صاحب آف لندن		۵۰-۰۰
۲۷۰- " ناصر احمد صاحب پرداتزی آف جاپان		۲۸۷-۰۰
۲۷۱- " چوہدری غلام نبی صاحب دوڑ ضلع نواب شاہ		۵۰۰-۰۰
۲۷۲- مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ		۲۰-۰۰
۲۷۳- مکرم ابراہیم خان سوکا گی آنا جنوبی امریکہ بذریعہ محمد اسلم صاحب		۱۹۳-۰۰
۲۷۴- " چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا		۱۰۵-۰۰
۲۷۵- " محمد اکرم صاحب کاہلوں	سعید آباد	۱۰۰-۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

لندن میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے قبل انگلستان اور یورپ کے متعدد اہم اخبارات نے اس کے متعلق بہت کچھ لکھا بلکہ ایک صحافی نے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف میں جو دس لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں شائع ہوتا ہے پانچ چھ صفحات کا ایک مفصل نوٹ اس موضوع پر دیا۔ حضور نے فرمایا کانفرنس کی اس وسیع پبلسٹی نے وہاں کے چرچ کو پریشان کر دیا جس کی واضح مثال اس کا وہ پریس ریلیز ہے جس میں اس نے کھلے طور پر تبادلہ خیال کرنے پر آمادگی بھی ظاہر کی اور پھر اس کے ساتھ جو خط منسلک کیا اس میں گفتگو کی اشاعت کو روکنے کی بھی ہدایت کر دی۔ اس کے جواب میں ہم نے جو خط لکھا پہلے تو اس کا کوئی جواب نہ دیا اور جب ہم نے یاد دہانی کرائی تو اس کے دس پندرہ دن بعد کسی اور صاحب کے دستخط سے یہ جواب آیا کہ پہلے جن صاحب نے خط لکھا تھا چونکہ انہیں اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں اس لئے وہ مشورہ کرنے کے بعد آپ کو جواب دیں گے (یہ جواب آج تک موصول نہیں ہوا)۔

حضور نے بتایا کہ اس کانفرنس کا دُنیا کے مختلف ممالک کے اخبارات میں بکثرت تذکرہ ہوا جس کی وجہ سے ماہرین کے اندازہ میں دُنیا کے چودہ کروڑ انسانوں تک ہماری آواز پہنچ گئی۔ کیتھولک بشپس کا ردِّ عمل بھی یہ ہوا کہ ان میں اکثر نے ہمارے خطوط کا جواب ہی نہیں دیا البتہ جاپان کے بشپ نے صاف طور پر لکھ دیا کہ چونکہ مسیح کی الوہیت پر ہمیں پختہ یقین ہے اس لئے ہم اس موضوع پر آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ حالانکہ عقل تو یہی کہتی ہے کہ جب دو فریقوں کے پختہ عقائد میں تضاد ہو تو یہ تضاد محبت و پیار کی فضا میں تبادلہ خیالات سے دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اس کانفرنس کا ایک اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ ہماری امریکہ کی جماعت نے بھی دو سال بعد اسی قسم کی کانفرنس کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ امریکہ کا مزاج چونکہ انگلستان سے مختلف ہے اس لئے امید ہے کہ وہاں کے اخبارات انگلستان کے پریس کی نسبت زیادہ اس کی اشاعت کریں گے اور وہ چرچ کے دباؤ میں زیادہ نہیں آئیں گے انشاء اللہ۔

آخر میں حضور نے مختلف مثالیں دیکر واضح کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اس سفر کے دوران غیر معمولی طور پر اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر کرتا رہا۔ جو عیسائی عالم یا صحافی حضور سے ملتے رہے وہ لاجواب ہو جاتے۔ ان میں سے بعض اسلام کی حسین تعلیم سے متاثر ہو کر بے ساختہ یہ کہہ اٹھتے تھے کہ اتنی حسین تعلیم آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اس وقت تک دُنیا میں پانچ لاکھ سے زائد عیسائی خدا کے فضل سے مسلمان ہو چکے ہیں لیکن ہماری جدّ و جہد کا تسلسل جاری رہنا چاہیئے۔ جب عیسائی دُنیا کو یہ احساس ہو جائے گا کہ جو کچھ ان کے پاس ہے ہم اس سے بہتر تعلیم پیش کر رہے ہیں تو پھر وہ انشاء اللہ اسلام کی طرف ضرور توجہ دے گی۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ناقابلِ تردید دلائل و شواہد پیش کئے ہیں اور قرآن کریم کی جو پُر معارف تفسیر فرمائی ہے اسے چھوڑ کر ترقی یافتہ یورپ کو ہرگز اسلام کی طرف مائل نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں حضور نے فرمایا اس سفر نے میرے دل میں جو احساس اور ردِّ عمل پیدا کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑی ہی اہم ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہمیں بڑے کٹھن اور مشکل حالات میں سے گذرنا پڑے گا ہمیں آرام طلبی کی زندگی کو ترک کر دینا چاہیئے اور اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے جو کچھ بھی ہم سے ہو سکتا ہے وہ ضرور کرنا چاہیئے تاکہ باقی کمی خدا تعالیٰ خود پوری کر دے اس کا وعدہ یہی ہے کہ جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ ضرور کرو پھر باقی کمی میں پوری کر دوں گا اور سارا ثواب بغیر تمہارے استحقاق کے تمہیں دے دوں گا۔ ہمیں ساری دُنیا کے لئے اور دُنیا کے ہر مُلک کے لئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور اپنے مُلک پاکستان کے لئے خصوصاً دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اسے استحکام عطا کرے اور یہاں بھی اخوّت اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہو اور اسلام جس قسم کا حسین معاشرہ پیدا کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے مُلک میں بھی پیدا ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضور کی اقتدا میں نماز پڑھنے اور خطبہ جمعہ سُننے کے لئے آج غیر معمولی طور پر ربوہ اور بیرونجات کے احباب بکثرت آئے ہوئے تھے۔

اجتماع خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کو تعلیم الاسلام کالج کے بالمقابل کھلے میدان میں منعقد ہوگا۔ خدام کی رہائش خود ساختہ خیموں میں ہوگی خدام اس کے مطابق تیاری کر کے آئیں اپنے ساتھ خیمہ کا سامان اور پلیٹ اور گلاس وغیرہ ضرور لاویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے میرے بیٹے عزیزم رفیع احمد قریشی ابن مکرم قریشی عزیز احمد صاحب بھاگلپوری (مرحوم) کا نکاح عزیزہ شاہینہ سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد خان صاحب کے ساتھ احمدیہ ہال کراچی میں مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(ساجدہ رضوی اہلیہ قریشی عزیز احمد صاحب بھاگلپوری مرحوم۔ امام میموریل ہسپتال کراچی)

ایک ہفتہ کی دوائی مُفت
ڈاک خرچ آپ کا ہوگا خط لکھیں
فضلِ عمر دواخانہ قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ

کھیلوں میں حصّہ لینے والی ناصرات متوجّہ ہوں

جو بچیاں صرف ناصرات کی کھیلوں میں حصّہ لینے کی غرض سے سالانہ اجتماع پر آ رہی ہوں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ناصرات کے معیار اوّل اور معیار دوم دونوں کی سیدھی، تین ٹانگوں کی، الٹی اور مینڈک دوڑ کے مقابلے نہیں ہوں گے باقی تمام مقابلہ جات ہوں گے، انشاء اللہ۔

سیکرٹری
ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اطلاعِ عام

خاکسار پلاٹ ۳/۹ ب دار العلوم غربی ربوہ ازاں محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ سراج دین ٹرنک ساز چنیوٹ سے خرید رہا ہے لہذا اگر کسی دوست کو کوئی اعتراض وغیرہ ہو تو وہ خریدار مجید احمد ولد فتح محمد مجید سائیکل ورکس کو اور فروخت کنندہ کو پندرہ ۱۵ دن کے اندر نوٹس دے دیں۔

خاکسار مجید احمد
آف مجید سائیکل ورکس ربوہ

ضرورت ہے
ہر بڑے شہر میں ایک کاروباری نمائندہ
SALES REPRESENTATIVE
کی ضرورت ہے۔
• فل ٹائم تنخواہ اور کمیشن پر
• پارٹ ٹائم صرف کمیشن پر
تعلیم کم از کم میٹرک۔ اپنے صدر یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ۳۰ اکتوبر سے پہلے درخواستیں بھجیں۔
مینیجر کیور ریڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون نمبر ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴